© rasailojaraid.com

کسی قیمت پر یہ محسوس نہیں ہونے دے گی کہ وہ دوسرے درجے کے شہری ہیں۔"

اس سے اگلے باب میں مصنف نے بتایا ہے کہ اسلام نے سب سے پہلی مرتبہ عوام کی حاکمیت اور حاکم کی مسئولیت تسلیم کی ہے، پھر اس بارے میں تاریخ کی مثالیں دے کر لکھا ہے کہ "ان سے یہ بات اچھی طرح صاف اور واضح ہو جاتی ہے کہ عوام کی حاکمیت اور بالادستی اور حاکم کی مسئولیت اور جواب دہی ایک اٹل حقیقت اور مسلمہ امر ہے۔ جسے اگر اسلام کی روح کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ایسی روح جس پر اسلام کی عمارت استوار ہے۔"

لیکن یہاں مصنف مرحوم نے اس امر پر روشنی نہیں ڈالی کہ کیا ایک اسلامی جمہوریہ میں غیر مسلموں کو بھی اسی طرح مملکت کے قانون ساز اداروں کے لئے جو آئینی لحاظ سے اُس مملکت کے مرکز اقتدار اعلیٰ ہوتے ہیں، ووٹ دینے، اُن میں منتخب ہونے اور اُن کے باقاعدہ ارکان بننے کا حق حاصل ہے، جیسے کہ مسلمانوں کو ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ بنیادی حقوق میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں ہوگی اور قانونی، آئینی اور سیاسی طور پر دونوں مکمل طور سے ایک درجے پر ہوں گے، اور مذہب کی بنا پر مسلمان اور غیر مسلم شہریوں میں حکومت کوئی امتیاز روا نہیں رکھے گی، ـــــــــــ آج اس دور میں ایک سیکولر حکومت کے یہ لوازم ہیں، سیاسی اور آئینی لحاظ سے۔ باقی اگر ایک نام کی سیکولر حکومت کے کرتا دھرتا اور اُس کی غالب اکثریت متعصب ہوگی، تو اُس سے روا داری اور غیر جانب داری کی کیا توقع ہو سکتی ہے، اصل سوال آئینی اور سیاسی تحفظات کا ہے۔

مصنف مرحوم نے اس بارے میں کچھ نہیں لکھا کہ کیا ایسی سیکولر حکومت (اور ایسی حکومت ہی صحیح معنوں میں آئینی طور سے سیکولر کہی جا سکتی ہے) اسلامی کہی جائے گی، اور اس نظام کو ہم اسلامی سیکولرزم کہہ سکتے ہیں؟

کتاب بڑی پر از معلومات ہے۔ اور اسلامی جمہوریت کے موضوع میں مصنف مرحوم نے بہت کافی مواد جمع کر دیا ہے۔

کتاب مجلد ہے، کتابت و طباعت اوسط درجے کی ہے۔ قیمت ۹ روپے۔

دعوتِ حق: افادات مولانا عبدالحق شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک (تحصیل نوشہرہ)۔

ضلع پشاور کی تحصیل نوشہرہ میں اکوڑہ خٹک ایک مشہور اور تاریخی قصبہ ہے، جس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی کوششوں سے قیام پاکستان کے بعد دارالعلوم قائم کیا گیا ہے۔ اس دارالعلوم کو ایک لحاظ سے ان نواح کا دارالعلوم دیوبند کہا جا سکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں اسی مشہور دارالعلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی چند تقریریں اور خطبات جمع کئے گئے ہیں۔

کتاب کے ناشر احمد عبدالرحمٰن صدیقی ہیں، اُنھوں نے نوشہرہ صدر میں اس مقصد کے تحت "مکتبہ حکمت اسلامیہ" قائم کیا ہے کہ اس سے علمی و اصلاحی کتابیں شائع کی جائیں۔ مقصود کوئی تجارتی فائدہ نہیں، بلکہ ناشر نے یہ اقدام اپنے والد مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے کیا ہے۔

کتاب بڑے اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ کاغذ، کتابت اور طباعت بہت اچھی ہے۔ ضخامت ۷۶، اصفحات۔ قیمت تین روپے۔ ملنے کا پتہ مکتبہ حکمت اسلامیہ نوشہرہ صدر، ضلع پشاور۔

کتاب کے مندرجات بڑے نصیحت آموز اور اخلاق پرور ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ دینی حلقوں میں یہ کتاب بڑی مقبول ہوگی۔ (م۔س)

بقیہ:۔ فیروز شاہ تغلق

زندگی پر بھی اس کا بلاواسطہ اثر پڑا، وہ ذمی تھے اس لئے ریاست کو ان کی مذہبی زندگی میں مداخلت کرنے کا حق حاصل نہ تھا۔ ان کے حقوق محفوظ و مصئون تھے، لیکن اسلامی روایت کے مطابق کسی اسلامی حکومت کے اندر مسلمانوں کی آبادی میں ہندوؤں کو مندر بنانے کا حق نہ تھا۔ تغلق پور، صالح پور اور کوہانہ کو خود فیروزشاہ نے آباد کیا تھا، اس لئے جب وہاں ہندوؤں نے نئے مندر بنائے تو ان کو فیروزشاہ نے منہدم کرا دیا، پھر اس کا سبب یہ بھی تھا کہ یہ مندر بداخلاقی کے اڈے بن گئے تھے۔ ان کے میلوں میں ہندو اور مسلمان دونوں شریک ہوتے تھے۔ عورتیں بھی آتی تھیں، اس لئے یہ مندر عبادت گاہوں کی بجائے شیطنت کے مرکز بن گئے تھے۔ اسی لئے فیروزشاہ نے اسلامی اور اخلاقی جذبہ کے ماتحت ان مخرب اخلاق اڈوں کو منہدم کر دیا۔ یہ الگ سوال ہے کہ فیروزشاہ کو عوام کی بداخلاقی کو دُور کرنے کا حق تھا یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فیروزشاہ نے جو کچھ کیا، اس میں مذہبی جنون کو دخل نہ تھا بلکہ محض عوام کے اخلاق کو سنوارنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ اگر اس میں مندروں کے انہدام کا جذبہ ہوتا تو ہندوستان کے [illegible] مسمار کرا دیتا، لیکن اس نے ایسا نہ کیا، بلکہ ذمیوں کے حقوق کی بنا پر باقی اور تمام مندر محفوظ رہے۔

© rasailojaraid.com